واعظ الجمعة
لبرل ازم، الحاد اور اسلام
پیشکش
ادارہ اہل سنت کراچی
مدیر
مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی
مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

لبرل ازم، اِلحاد اور اسلام

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

لبرل ازم، اِلحاد اور اسلام

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتم الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں، ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! کفّار ومشرکین اور مُلحِد وبے دین لوگ، ہمیشہ سے دینِ اسلام کے خلاف بر سرِ پیکار رہے ہیں۔ حق وباطل کی یہ جنگ تیر وتلوار اور قلم وقرطاس سے لے کر، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا تک ہر محاذ پر، پوری شدّت سے جاری وساری ہے۔ ہر دَور میں اس کے مختلف انداز رہے ہیں، ہمارے زمانے میں اسلام کی خیر خواہی کے نام پر دینِ اسلام کو نقصان پہنچانا، اس کے قطعی اَحکام کو، محض مفروضات کی بنیاد پر، جرح وتنقید کا نشانہ بنا کر پامال کرنا، نام نہاد سیکولرز اور لبرلز ملحِدین کا طرّۂ امتیاز اور پسندیدہ مشغلہ ہے۔ زبان کی سلاست، روانی اور چرب زبانی کے ذریعے، قلوب واَذہان کو متاثر کرکے، مذہبِ اسلام اور اس کے اَحکام سے باغی

کرنا، گویا ان کے فرائضِ منصبی میں سے ہے، اور اگر کچھ نہ بن پڑے، تو کم از کم اچھے بھلے مسلمان کو، اس کے عقائد ونظریات سے متعلق، شکوک وشبہات میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اس کا ایک بنیادی سبب، ہماری علمِ دین سے دُوری، لاپرواہی اور توکُّل علی اللہ کی کمی بھی ہے۔ اللہ رب العزّت ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا﴾(۱) "جس نے میری یاد سے منہ پھیرا، تو یقیناً اس کے لیے تنگ زندگانی ہے!"۔

آج دنیا بھر میں ہماری پستی، ذلّت اور رُسوائی کا سب سے بڑا سبب یہی ہے، کہ ہم نے اپنے خالق ومالک جلّ جلالہ اور اس کی یاد ہی سے روگردانی کر رکھی ہے!۔

سیکولر ازم اور لبرل ازم کی حقیقت

حضراتِ گرامی قدر! دینِ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، اس کے تمام دینی ودنیاوی اُمور، اللہ رب العزّت کی حاکمیت کے تابع ہیں، جبکہ سیکولر ازم اور لبرل ازم کی بنیاد، مذہب کی پابندی کے انکار (مادَر پدر آزادی) پر قائم ہے، لہذا اسلام کے اصل دشمن سیکولرز اور لبرلز ہیں، مغرب کا سیکولر دانشور طبقہ، اور وہاں کے تمام ذرائع اِبلاغ، وہاں کے حکومتی آشیرباد پر، دینِ اسلام کے خلاف فکری لڑائی میں مصروفِ عمل ہیں، جبکہ ان کی اَفواج اور حکومتیں کشمیر، فلسطین، عراق، افغانستان،

---

(۱) پ۱٦، طٰه: ۱۲٤.

یمن اور ملکِ شام جیسے مختلف اسلامی ممالک میں، مسلمانوں کے خلاف حملہ آور ہو کر، انہیں گاجر مولی کی طرح کاٹ رہے ہیں، اور انہیں سیاسی و مُعاشی طور پر تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کی اکثریت سیکولر ازم اور لبرل ازم کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ مسلم ممالک کے بعض سیکولر حکمران، ادبی، ثقافتی اور صحافتی حلقوں میں، اثر و رُسوخ رکھنے والے بعض لبرلز اور سیکولرز افراد، یہود و نصاریٰ کے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں، وہ اللہ، رسول اور دینِ اسلام کا نام تو لیتے ہیں، مگر عملاً اسلامی نظام کے نفاذ سے بہت بِدکتے بھی ہیں، یہ لوگ عوام الناس کے ذہنوں میں یہ بات راسخ کرنے کی مذموم کوشش میں لگے ہیں، کہ ایک شخص بیک وقت مسلمان اور سیکولر یا لبرل بھی ہو سکتا ہے، جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے؛ کیونکہ لبرل سے مراد وہ شخص ہے، جو اللہ و رسول کی تعلیمات، اور مذہبی اَقدار کی پاسداری سے اپنے آپ کو آزاد سمجھتا ہو، جبکہ سیاسی و مُعاشی مُعاملات میں، مذہب کی عدمِ مُداخلت کا نام سیکولر ازم ہے، یعنی ایک ایسا طرزِ زندگی، جس میں ریاستی اداروں اور دینی مُعاملات کو الگ الگ کر دیا جائے؛ تاکہ دینِ اسلام اور اس کے نفاذ کی کوشش کرنے والے تخت پر کبھی نہ آسکیں، اور نظامِ مصطفیٰ ﷺ نافذ نہ ہو سکے، اس طرح اسلامی حکومت کے قیام سے، جو دینی و دنیاوی مسائل کا حل ہونا ہے، اس کی راہ میں رکاوٹیں ڈالی جاسکیں؛ کیونکہ آج تک جتنی بھی اسلامی حکومتیں قائم ہوئیں، انہوں نے لوگوں کے مسائل حل کر کے، نا صرف ان کے دلوں پر راج کیا، بلکہ اسلامی جہاد اور تبلیغِ دین کے ذریعہ، ان کی حکومتوں کا دائرۂ کار بھی بڑھتا چلا گیا، جس سے قومِ مسلم کا رعب و دَبدبہ عرصہ دراز تک کفّار کے قلوب

واَذہان پر طاری رہا، اس بات پر تاریخ کے اَوراق شاہد عدل ہیں۔ اسی لیے آج دنیا کے کسی بھی اسلامی ملک میں دینِ اسلام کا حقیقی نمائندہ حکمران تخت پر نہیں آنے دیا جاتا، جو باطل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکے، اور ان کی ہر بات پر، ہاں میں ہاں ملانے کے بجائے، اپنی بات اور اپنے مطالبات منوا سکے۔

برادرانِ اسلام! چونکہ اسلامی اَحکام تمام شعبہ ہائے زندگی کو محیط ہیں، اور ایک مسلمان کے لیے زندگی کے ہر شعبے میں مکمل رَہنمائی اور تعلیمات موجود ہیں، لہذا آپ خود ہی بتائیے، کہ یہ کہنا کیسے درست ہو سکتا ہے، کہ انسان بیک وقت مسلمان اور سیکولر یا لبرل بھی ہو سکتا ہے ؟!

یاد رکھیے! سادہ لوح مسلمانوں کو، اپنے دامِ فریب میں پھانسنے، اور انہیں مُلحِد (کافر) بنانے کے لیے، یہ صرف ایک مغالطہ ہے، وگرنہ لبرل ازم اور سیکولر ازم کی صرف تعریف ہی، ان کے اس فریب اور مغالطے کا پردہ چاک کرنے کے لیے کافی ہے!۔

اِلحاد کا لُغوی و شرعی معنیٰ

حضراتِ گرامی قدر! اِلحاد کا لُغوی معنیٰ میلان اور اِنحراف کرنا ہے۔ تفاسیر میں ہے: "اِلحاد حق سے اِعراض وانحراف کرکے، دوسری طرف مائل ہونا ہے، اسی لیے بغلی قبر کو بھی لحد کہا جاتا ہے؛ کیونکہ وہ بھی ایک طرف مائل کرکے بنائی جاتی ہے"[1]۔

---

(١) "التفسير الكبير" پ٩، سورة الأعراف، تحت الآية: ١٨٠، ٥/ ٤١٦.

جبکہ اصطلاحِ شرع میں اس سے مراد اِلحاد فی الدّین، یعنی دینِ اسلام سے باطل کی طرف انحراف کرنا ہے، جیسا کہ "تفسیرِ کبیر" میں مذکور ہے کہ "مُلحِد اصل میں انحراف کرنے والے کو کہتے ہیں۔ پھر بحکمِ عُرف اس لفظ کا استعمال حق (یعنی دینِ اسلام) سے، باطل کی طرف انحراف کرنے والے کے لیے خاص ہو گیا"[1]۔

حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: «هُوَ تَبْدِيلُ الْكَلَامِ، وَوَضْعُهُ فِي غَيْرِ مَوْضِعِهِ»[2] "کلام کو تبدیل کرنے، اور اسے غیر محل پر محمول کرنے کو "اِلحاد" کہا جاتا ہے"۔ یعنی دین کے نام پر، دین سے دُوری اختیار کرتے ہوئے، غلط قسم کی تاویلات، اور دینی اَحکام میں تحریف کرنا، اور حق سے منحرِف ہو کر اس میں بے بنیاد باتیں داخل کر دینا اِلحاد ہے، اور ایسا کرنے والا مُلحِد ہے۔

مُلحِد کے متعلق حکمِ شرعی

برادرانِ ملّتِ اسلامیہ! دینِ حق کا مخالف شخص، اگر سرے سے حق کا انکار کرے، اور ظاہراً وباطناً حق (اسلام) کو قبول نہ کرے، تو وہ کافر ہے۔ اور اگر ظاہراً حق کا اِقرار کرے، مگر دل سے منکِر ہے، تو وہ منافق ہے۔ اور اگر بظاہر دینِ حق کا اِقرار تو کرتا ہے، لیکن ضروریاتِ دین میں سے، کسی اَمر کی ایسی تعبیر وتشریح کرتا ہے، جو صحابہ، تابعین اور اِجماعِ امّت کے خلاف ہے، تو گویا وہ شخص اِلحاد کی راہ ہموار کر رہا ہے۔

---

(١) "التفسير الكبير" سورة فصّلت السجدة، تحت الآية: ٤٠، ٩/ ٥٦٨.

(٢) "تفسير القُرطبي" سورة فصّلت، تحت الآية: ٤٠، الجزء١٥، صـ٣١٩.

اِلحاد کے اسباب

عزیزانِ محترم! بدقسمتی سے آج ہم مسلمانوں میں، اِلحادی فکر بڑی تیزی سے فروغ پارہی ہے، (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات سے متعلق، شکوک وشبہات پیدا کیے جارہے ہیں، ناموسِ رسالت اور ختمِ نبوّت کے ایشوز (Issues) پر، جس طرح کے اعتراضات کلمہ پڑھنے والے لبرلز نے کیے، ایسے تو شاید کفّار، مشرکین اور یہود وہنود نے بھی نہیں کیے ہوں گے! اس کا ایک بنیادی سبب یہ ہے، کہ ہم لوگوں نے کلمہ تو پڑھ لیا، مگر اس کے معنی ومفہوم پر شاید کبھی غور ہی نہیں کیا، کہ بحیثیت مسلمان ہمارے عقائد ونظریات کیا ہونے چاہییں! ہم نے کبھی یہ جاننے کی کوشش ہی نہیں کی، کہ قرآن وحدیث کی صحیح تعلیمات کیا ہیں! ہمیں کس چیز کا حکم دیا گیا ہے، اور کن اُمور سے منع فرمایا گیا ہے؟

اپنے بچوں کو بھی دینِ اسلام کے بنیادی عقائد ونظریات سے آگاہ کرنا، ان کی اسلامی اصولوں کے مطابق، تعلیم وتربیت کا اہتمام کرنا بھی انتہائی اہم اور ضروری ہے؛ تاکہ بچپن ہی سے وہ اسلامی تعلیمات سے رُوشناس ہوں، اور بڑے ہوکر ان طاغوتی قوّتوں کا مقابلہ کرکے، اپنے دین وایمان کی حفاظت کرسکیں!۔

حضراتِ گرامی قدر! آج ہمارے اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں، جو نظامِ تعلیم رائج ہے، اِلحاد کے فروغ میں اس کا بھی بہت بڑا عمل دخل ہے۔ کل تک جن بچوں کو الف سے اللہ پڑھایا جاتا تھا، آج انہیں الف سے انار، اور ب سے بکری کی تعلیم دی جارہی ہے، ان کی کتابوں میں پنجوقتہ نماز کے لیے دی جانے والی اذان کو، شور

وغُل سے تعبیر کیا جا رہا ہے! اسکول فنکشنز میں مقابلہ حُسنِ قراءت، اور محافلِ حمد ونعت کے بجائے، ڈانس کمپیٹیشن (Competition)، اور کلر ڈے کا انعقاد کر کے، بچوں کو ہُنود کی ہولی کے تہوار کا دلدادہ بنایا جا رہا ہے!۔

اِلحاد کے بڑھتے ہوئے سیلاب کا ایک سبب، ہمارا دجّالی الیکٹرانک میڈیا بھی ہے، جو یہود کی فنڈنگ پر ہماری نوجوان نسل کے، غیر پختہ ذہنوں میں یہ بات راسخ کر رہا ہے کہ ہر چیز کو، صرف اپنی عقل کے ترازو پر پرکھیں، حتی کہ آج قرآن وسنّت کے مسلّمہ نظریات کو بھی، اپنی عقل کی کسوٹی پر پرکھنے کی بات کی جا رہی ہے، آزادئ اظہار کے نام پر، لبرلز کہلوانے والے آج کے ملحدوں کو کھلی چھوٹ دی جا چکی ہے، ہمارے دینی مدارس اور علمائے دین، اُن کی ہِٹ لسٹ (Hit List) پر ہیں؛ کیونکہ وہ یہ بات بخوبی جانتے ہیں، کہ اگر ہم عوام الناس کو، علمائے دین سے متنفر کرنے میں کامیاب ہو گئے، تو پھر الحادی فکر و فلسفہ کو پھیلنے سے کوئی نہیں روک سکتا!۔

وبائے اِلحاد کا سدِّباب

عزیزانِ محترم! اسلام کا لبادہ اوڑھے ملحدین، ہمارے بھائیوں بہنوں کو دینِ اسلام سے متنفر کرنے کے لیے، دن رات کوشاں ہیں، تمام عالمی ذرائعِ اِبلاغ اور مال واقتدار اُن کی مٹھی میں ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہماری سادہ لوح عوام کے ساتھ ساتھ، آج اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ بھی، اُن کی ہاں میں ہاں ملاتا نظر آ رہا ہے! ایسے میں ضرورت اس امر کی ہے، کہ انہیں اس فتنے سے خبر دار کیا جائے۔

میرے رائے کے مطابق اپنے مسلمان بھائیوں کو فتنۂ اِلحاد سے بچانے کا، سب سے بہترین راستہ یہی ہے، کہ انہیں قرآن وسنّت کی تعلیم دی جائے، اور کم عمری ہی سے اپنے بچوں کو، اسلامی تعلیمات واَحکام سے رُوشناس کرایا جائے۔ اس سلسلے میں اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز، ہسپتال، دینی مدارس اور مساجد کو بطورِ پلیٹ فارم استعمال کیا جائے، اور ان مقامات پر ایسا آسان اور عام فہم لٹریچر فراہم کیا جائے، جس میں فتنۂ اِلحاد اور اس کی خرابیوں کو، تفصیل سے بیان کیا گیا ہو۔ مزید معلومات کے لیے جیّد مفتیانِ کرام کے موبائل نمبرز مشتہر کیے جائیں؛ تاکہ عوام الناس کو ان علماء کی طرف رجوع کرنے میں آسانی ہو!۔

غامدی، انجینئر، اور نائیک کے فتنہ وفسادات

حضراتِ گرامی قدر! قرآن وحدیث، شرعی اَحکام اور دیگر اصول وضوابط کی ایسی تاویل، جو تعلیماتِ اسلامیہ کے خلاف ہو، اور چودہ سو ۱۴۰۰ سال کے عرصہ میں، کسی صحابی یاعالمِ دین نے ویسی تاویل نہ کی ہو، اسے گمراہی اور اِلحاد کی طرف پیش قدمی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اِلحاد کی ہولناکی کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے، کہ انسان جب ملحِدانہ خیالات ونظریات کو اپنالیتا ہے، تو اللہ کا انکار، رُشد وہدایت سے دُوری، ما بعد الموت زندگی کی تکذیب، اور جنّت وجہنم کے وُجود کا بھی انکاری ہونے لگتا ہے، اور بات جب مزید حد سے تجاوُز کرجاتی ہے، تو اللہ ورسول پر سب وشتم، اور دینِ اسلام کے رُخِ زیبا کو مسخ کرنے کا ہر ممکن وسیلہ اپناتا ہے، ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَاؕ اَفَمَنْ

يُلْقٰى فِى النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾[1] "یقیناً وہ لوگ جو ہماری آیتوں کے مُعاملے میں ٹیڑھے چلتے ہیں، وہ ہم سے پوشیدہ نہیں، تو کیا جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ بھلا؟ یا جو قیامت میں امان سے آئے گا؟ جو جی میں آئے کرو! یقیناً وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے!"۔

عزیزانِ ملّتِ اسلامیہ! جاوید احمد غامدی کا نام اور اس کا فساد، ہمارے مُعاشرے میں جانا پہچانا ہے، یہ فتنہ پرور شخص دن بدن اِلحاد کی طرف پیش قدمی کرتا چلا جا رہا ہے، جو آئے روز کوئی نہ کوئی گمراہ کن شوشہ چھوڑتا رہتا ہے، اس کی طرف سے کبھی حیاتِ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام، کبھی ظہورِ امام مہدی، اور کبھی حدیثِ نبوی کا انکار کیا جاتا ہے۔

کبھی داڑھی، کبھی حجیتِ اِجماع، کبھی حدِ رجم، کبھی قرآنِ پاک کی مختلف قراءتوں، کبھی اسلامی تصوّف، کبھی مرد وعورت کی گواہی میں فرق، اور کبھی زکات کے معیّن نصاب کا انکار کیا جاتا ہے، اور کبھی موسیقی اور شراب نوشی جیسے گناہوں کی حوصلہ افزائی کے طور پر جھوٹے بہانے لاتا ہے، کہ قرآن میں اس کی ممانعت نہیں۔

اس شخص کی طرف سے کہیں جہاد، مُرتد کی شرعی سزا، اور مسئلۂ تکفیر کو، قانونِ اِتمامِ حجت کے ذریعے نمٹانے پر زور دیا جاتا ہے، تو کہیں یہ لوگوں کو مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی ہزاروں سنّتوں سے بیگانہ کرنے کی، مذموم سازش رچاتا نظر آتا ہے۔ اسی طرح سوشل میڈیا کے ذریعے ایک انجینئر محمد علی مرزا نامی شخص اپنی چرب

---

(١) پ٢٤، حٰم السجدة: ٤٠.

زبانی اور لوگوں کی کم علمی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے آئے دن مختلف بزرگانِ دین کی کتب سے عبارات پیش کر کے ان پر بلاوجہ طعن وتشنیع کر کے عوام الناس کو گمراہ کرنے کی بھرپور کوشش کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔ اسی طرح دینِ اسلام کی حقّانیت کے ثبوت اور مختلف مذاہب کی خرابیوں کے اظہار کے نام پر گزشتہ کچھ عرصہ سے عالمی سطح پر اپنے دائرۂ کو بڑھاتے ہوئے اردو وانگلش زبانوں میں کثیر لوگوں کو متاثر کر کے اپنے دامِ فریب میں پھنسانے والا ڈاکٹر ذاکر نائیک در پردہ کئی بار عقائدِ اسلامیہ بالخصوص مذہبِ حق اہلِ سنّت وجماعت کے خلاف ہرزہ سرائی کر کے لوگوں کو گمراہ کرنے کی بھرپور کوشش میں لگا ہوا ہے۔

بعض بہروپیے

حالیہ چند مہینوں میں خود اہلِ سنّت وجماعت کا لبادہ اوڑھے نیم رافضی مولویوں پیروں اور بعض خود ساختہ سادات نے بھی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر طعن وتشنیع کر کے، لبرل ازم کے دلدادہ، دین بیزار لوگوں کو مزید موقع فراہم کر رکھا ہے، کہ وہ مذہب بیزار سوچ کو فروغ دے سکیں۔ اگرچہ علمائے اہلِ سنّت وجماعت کی جانب سے، وقتاً فوقتاً ان کی علمی گرفت کر کے جوابات دیے جاتے ہیں، لیکن اس پر بھی باقاعدہ طور پر ایسے ادارے قائم کرنے کی ضرورت ہے جو اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں تک رسائی حاصل کر کے، نیز عام سادہ لو لوگوں کو بھی ان کی علمی لیاقت کے مطابق رہنمائی کر کے، ایسے فتنوں کا سدِّباب کر سکیں!!۔

میرے محترم بھائیو! بالفرض اگر تھوڑی دیر کے لیے فہمِ دین کے نام پر، جاوید غامدی، محمد علی مرزا اور ڈاکٹر ذاکر نائیک وغیرہ کے وضع کردہ اصول وقوانین کو درست مان لیا جائے، تو امّتِ مسلمہ جہالت کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں بھٹکتی نظر آئے گی، ان ملحدانہ اَفکار کے نتیجے میں مذہب بیزاری، دینی تشکیک وتذبذب، اور علمائے امّت ناقابلِ اعتماد مجرِم قرار پاتے ہیں۔

عزیزانِ محترم! غامدی کے نزدیک قرآنِ مجید سمجھنے کے لیے صرف عربی زبان پر مہارت ہونا اور محمد علی مرزا کے بقول ترجمۂ قرآن پڑھ لینا ہی کافی ہے، اور یوں اقوالِ صحابہ وتابعین، مفسّرین کی تشریحات، اور فقہائے کرام کے قرآن وحدیث سے اخذ کردہ مسائل، بیک جنبشِ قلم ناقابلِ اِلتفات ٹھہرتے ہیں۔ ان کے نزدیک اِجماع کی حیثیت ایک بدعت، اور علمی افسانے سے زیادہ کچھ نہیں! یہ لوگ اسلامی تصوّف کو ایک عالمگیر گمراہی قرار دیتے ہیں، اور طُرفہ تماشا یہ ہے، کہ دینِ اسلام میں ہونے والی اس تحریف کو، تحقیق، اِظہارِ حقیقت اور آزادیٔ اظہارِ رائے قرار دے کر، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا پر بھرپور پروموٹ (Promote) کیا جا رہا ہے۔ افسوس کہ ہمارے ٹی وی چینلز، اور تعلیمی ادارے بھی بیرونی فنڈنگ پر، اپنے اپنے پروگرامز اور نصابِ تعلیم کے ذریعے، اِلحادی فکر کو پھیلانے میں شب وروز سرگرم عمل ہیں، انہیں کوئی روکنے ٹوکنے والا ہی نہیں، شاید اسی صورتِ حال کی عکّاسی کرتے ہوئے شاعرِ مشرق ڈاکٹر اقبال نے کہا تھا: ع

ہم سمجھے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم　　　کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا اِلحاد بھی ساتھ!

وطن پرستی جذبۂ حب الوطنی یا دَہریت؟!

عزیزانِ گرامی قدر! اپنے وطن سے محبت، ہر قوم وملّت کے لیے جذبہ وتحریک کا سامان ہے، قومیت یا وطنیت کے نام پر، ان کے جذبات کو اُبھارنے یا ملک چلانے میں بھی حرج نہیں، لیکن اگر جذبۂ حبُ الوطنی کو اس قدر بڑھادیا جائے، کہ مذہب پیچھے رہ جائے، اور وطن کی محبت پہلی ترجیح بن جائے، تو یہ چیز بھی آدمی کو رفتہ رفتہ اِلحاد، یعنی دَہریت (خالق کے انکار) کی طرف لے جانے کا سبب بنتی ہے!۔

شاعرِ مشرق ڈاکٹر اقبال نے اس تلخ حقیقت کو شعر کی صورت میں، کچھ یوں بیان کیا ہے: ع

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے

جو پیرہن اس کا ہے، وہ مذہب کا کفن ہے

پیارے بھائیو! ایک سچے مسلمان کی سب سے پہلی ترجیح اس کا دین ہوتا ہے، اور وطن سمیت دیگر تمام اشیاء اس کے لیے ثانوی حیثیت رکھتی ہیں؛ کیونکہ دین ایک ایسی چیز ہے، جس کو جغرافیائی حدود میں محدود نہیں کیا جاسکتا، اور کوئی مسلمان باَمرِ مجبوری اپنا وطن تو تبدیل کرسکتا ہے، لیکن دین ہرگز نہیں بدل سکتا! وطن ہرگز دین کا متبادِل نہیں ہوسکتا، اور دین بدلنے کی مذموم کوشش ایک مُلحد کے سوا کوئی نہیں کرسکتا۔ ہاں اگر سینے میں وطن کی محبت کے ساتھ ساتھ، دین کی محبت بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہو، تو سونے پر سہاگہ اور لائقِ صد آفرین ہے!۔

سوشل میڈیا ملحِدوں کا ایک مؤثر پلیٹ فارم

حضراتِ محترم! انٹرنیٹ، فلمیں، ڈرامے، ویب سائٹس اور پرنٹ میڈیا کی صورت میں، آج اِلحاد اور لادینیت کی نشر واِشاعت کے وسائل، اتنے بڑے پیمانے پر، اور اتنی آسانی سے کاروائی کر رہے ہیں، کہ ماضی میں اس کا تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا تھا! یہی وجہ ہے کہ گزشتہ چند سالوں میں، سوشل میڈیا پر کفر واِلحاد کا پرچار کرنے والوں کی تعداد میں، خطرناک حد تک اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ تشویشناک امر یہ ہے کہ دَہریت کے عمیق گھڑے میں گرنے والے، زیادہ تر نوجوانوں کی تعلیم وتربیت دینی ماحول میں ہوئی، لیکن اس کے باوجود وہ شیطانی بہکاوے میں جا پھنسے! جس نے انہیں کفر وانحراف کے دہانے پر لا کھڑا کیا!۔

ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا﴾[1] "یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے، پھر کافر ہوئے، پھر ایمان لائے، پھر کافر ہوئے، پھر کفر میں مزید بڑھے، اللہ تعالی ہرگز نہ انہیں بخشے گا، نہ انہیں راہ دِکھائے گا!"۔

میرے عزیز دوستو، بزرگو اور بھائیو! سوشل میڈیا پر مختلف پیجز بنا کر، کفر واِلحاد کا پرچار کرنے والوں کی تعداد لاکھوں میں ہے، ان کا اصل ٹارگٹ آج کی

---

(۱) پ۵، النساء: ۱۳۷.

نوجوان نسل ہے، جسے مسلمان ہونے کے باوجود، دینی معلومات نہ ہونے کے برابر ہے، یہ لوگ انہیں دین سے برگشتہ کرکے، ملحِد بنانے میں شب وروز مصروفِ عمل ہیں۔ جبکہ دوسری طرف ہماری حالت یہ ہے، کہ ان ملحِدوں کا راستہ روکنے، اور انہیں مؤثر جواب دینے کے لیے، ہمارے سوشل میڈیا پیجز نہ ہونے کے برابر ہیں، اور ان پیجز میں بھی جو لوگ جواب دے رہے ہیں، ان کی دینی معلومات محدود ہیں، اور جو اہلِ علم اور مفتیانِ کرام جواب دے سکتے ہیں، انہیں فیس بک پر سیلفیاں اَپلوڈ کرنے سے فرصت نہیں !۔

فتنۂ اِلحاد اور علمائے امّت کی ذمّہ داری

عزیزانِ گرامی ! ہر گزرتے وقت کے ساتھ، صورتحال مزید گھمبیر ہوتی جارہی ہے، سیکولر ازم اور لبرل ازم کے حامیوں کا روپ دھارے مُلحِد، اپنے مذموم مقاصد میں، بظاہر کامیاب ہوتے نظر آرہے ہیں، لیکن انتہائی افسوس کی بات ہے، کہ ہمارا دینی طبقہ اس اِلحادی طوفان کے آگے پُل باندھنے سے قاصر نظر آتا ہے، اور اس کی ایک بنیادی وجہ یہ ہے، کہ ہم نے اپنے مدارس میں دینی طلباء کو یہ بتایا ہی نہیں، کہ اِلحاد کیا ہے ! اور اس کا مقابلہ کیسے کرنا ہے ! کیا یہ ایک تلخ حقیقت نہیں ؟ کہ ہم نے تقابلِ اَدیان کے نام پر، انہیں صرف اپنے مخالف فرقوں کا تقابُل اور رَد کرنا سکھایا ! کتنے دینی مدارس اور جامعات ایسے ہیں، جہاں مسیحیت یا ہندومت کے تقابُل سے متعلق مواد پڑھایا جاتا ہے ؟ اب ضرورت اس اَمر کی ہے، کہ ہمارے علماء دَورِ جدید کے تقاضوں کو پیشِ نظر رکھیں، اور روایتی نصاب کے ساتھ ساتھ الیکٹرانک میڈیا،

انٹرنیشنل چیلنجز، اور ضروریات کو مدِّ نظر رکھ کر، طلباء کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کریں؛ تاکہ ایسے عالمی مبلّغ تیار کیے جاسکیں، جو دنیا کے کونے کونے میں جاکر، ہر محاذ پر اسلام کا دفاع، اور اس کی حقّانیت کو واضح کرسکیں۔

ہمارے نصابِ تعلیم میں تصوّف کی حقیقی تعلیمات، جو ہمارے اکابر صوفیہ نے جھوٹ، غیبت، چغلی، وعدہ خلافی، غرور و تکبر، حُبِ جاہ اور دیگر باطنی قلبی روحانی اَمراض، نیز بُری خصلتوں کی مذمت بیان فرمائیں، اور ان کی اصلاح وعلاج کا عملی نمونہ بھی پیش کیا، ان تعلیمات کو اصل اُسلوب پر پیش کیا جائے، انہیں باقاعدہ طور پر پڑھایا جائے۔ اس چیز کو نافذ کرنے کے لیے ہمارے اکابر علماء کی سیرت کا مطالعہ کر کے، ان کے طریقۂ کار کے مطابق عملی جامہ پہنایا جائے؛ تاکہ درسگاہوں سے علم وعمل سے مزیّن طلبہ فراغت پاکر، مُعاشرے کی تعمیر واِصلاح میں اہم کردار ادا کرسکیں۔

صوفیۂ کرام کے کلام کو آلاتِ موسیقی، لہب ولعب اور کوک اسٹوڈیو (Coke Studio) کی رنگین محفل کے بجائے، اسلامی آداب اور انتہائی سوز وگداز کے ساتھ پڑھا جائے؛ تاکہ دلوں میں بزرگوں کی عقیدت ومحبت، اور اس کے ذریعے اللہ تعالی کے قُرب تک رَسائی حاصل ہوسکے، نیز خود ساختہ تصوّف، جھوٹی کرامات اور بزرگوں کے نام پر، لوگوں کو اپنے دامِ فریب میں پھنسانے والے، عیّار ومکّار پیروں فقیروں کا پردہ بھی چاک ہو، اور لوگ اسلامی تعلیمات کی حقیقی روح سے آشنا ہو کر، اپنی دنیا وآخرت کو سنوار سکیں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں ہمیشہ دینِ اسلام پر ثابت قدم رکھ! سیکولرز اور لبرلز، اور کفر واِلحاد کا پرچار کرنے والوں سے محفوظ رکھ، حق کا بول بالا اور باطل قوّتوں کا منہ کالا فرما۔ ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

الٰہی! تمام مسلمانوں کی جان، مال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، جن مصائب وآلام کا انہیں سامنا ہے، ان سے نَجات عطا فرما۔ ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی و بیَرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما۔ اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، اُن کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے ہمیں وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ، وعلِى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.